آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اسلامیات' ایچ ایس سی سالِ دُوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۳ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنوں کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایچ ایس سی 'سالِ دُوم' **اسلامیات** کا پرچہ دِوم **چار** سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، دونوں کے دو دو اجزا ہیں، جو نصاب میں شامل 'قرآن' و 'حدیث' سے لیے گئے ہیں، سوال نمبر تین کے بھی دو اجزا ہیں جو موضوعاتی مطالعے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر چار ERQ یعنی تفصیلی جواب کا سوال ہے، اس کے بھی دو اجزا ہیں اور یہ دونوں بھی موضوعاتی مطالعہ سے لیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر (CRQs) / تعمیری (ERQs) جوابی سوالات کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہی کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

عمومی تبصرہ:

زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم! کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ ساتھ ہی موضوع 'تدوینِ حدیث' کو سمجھنے میں خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمایئے ! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں ، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے: قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تاثرات

مختصر/تعمیری جوابی سوالات (CRQs)اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر ۱	
سوال ۱(الف)	وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ۔ (الانعام: 164) دی گئی آیت کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے: i۔ آیت کی مرکزی تعلیم تحریر کیجیے۔ ii۔ آیت کا اطلاق اپنی زندگی میں کس طرح ہو سکتا ہے؟ دو نِکات میں واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.3.5 & 1.3.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ان سورتوں کے کلیدی پیغامات کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	مرکزی تعلیم لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ آیت کے اطلاق سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 1 کے حصہ 'الف' میں، سورۃ الانعام کی آیت نمبر 164 کی روشنی میں پوچھا گیا تھا۔ اس سوال کے دو اجزا تھے، یعنی آیت کی مرکزی تعلیم اور آیت کا عملی زندگی میں اطلاق۔ مجموعی طور پر طلبہ نے اس سوال کو سیاق وسباق کے پیشِ نظر سمجھا اور بہترین انداز میں جواب دیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں مجموعی طور پر طلبہ نے لکھا کہ 'انسان اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے اور اس کو آخرت میں دنیا میں کیے گئے تمام افعال کا خود حساب دینا ہوگا'، 'آخرت بہتر بنانے کے لیے دنیا میں ایسے اعمال کرے گا جس کا انجام آخرت میں کامیابی کی صورت میں ملے'، 'دنیا میں اپنے تمام افعال اللہ تعالیٰ کی رضامندی یعنی جو اس کا حکم ہے وہی کرے گا' وغیرہ۔

بہتر جواب کا عکس	i- آیت کی مرکزی تعلیم تحریر کیجیے۔ (1 نمبر) اس آیت میں واضح بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے ہر اعمال یعنی نیکی و بدی کا خود ذمہ دار ہے۔ یعنی کوئی اور شخص کسی کے گناہوں یا نیکیوں کی ذمہ داری نہیں اٹھائے گا۔ اور انسان خود ہر عمل کا ذمہ دار وہ کسی اور کو یہ ذمہ داری نہیں دے سکتا۔ ii- آیت کا اطلاق اپنی زندگی میں کس طرح ہو سکتا ہے؟ دو نکات میں واضح کیجیے۔ (2 نمبر) جب انسان یہ سمجھ لے کہ وہ جو بھی کام انجام دے گا خواہ وہ اچھے ہوں یا برے تو اس کے بارے میں اسی شخص سے سوال کیا جائے گا تو وہ اچھے کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اس کے دل میں آخرت کا ڈر ہوتا ہے اور وہ اپنے اعمال پر غور و فکر کرتا ہے۔ اسے ہی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانا ہوگا اس وجہ سے وہ برائی سے دور رہتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ طلبہ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر 164 کی روشنی میں پوچھے گئے سوال کو سمجھا ہی نہیں۔ بعض طلبہ نے آیت کو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق ہی سمجھا۔ مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'اللہ کے ذکر سے کام میں آسانی ہو جاتی ہے'، 'اللہ سے محبت بڑھتی ہے'، 'دل اور زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	i- آیت کی مرکزی تعلیم تحریر کیجیے۔ (1 نمبر) اللہ کا ذکر کرنا اس آیت میں تحریر ہے۔ ii- آیت کا اطلاق اپنی زندگی میں کس طرح ہو سکتا ہے؟ دو نکات میں واضح کیجیے۔ (2 نمبر) اپنے ہر کام کے شروع میں اللہ کے ذکر سے اس کام میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اللہ سے محبت بڑھتی ہے اور ہر وقت اللہ کا ذکر زبان پہ رہتا ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصل تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصل تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words)کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت ومعلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب منتخب آیات پڑھائیں تو آیت کا شانِ نزول، نزول کے وقت کے حالات وواقعات، آیت کے اولین مخاطبین اور پھر اس کی تشریح اور اس آیت کے اطلاقات کو پیشِ نظر رکھیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم(SLO) میں موجود کلمۂ امریہ(Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ا	
سوال ا(ب)	اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کس طرح کی ہے؟ کوئی دو قرآنی آیات (ترجمہ) کی روشنی میں واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.2.1
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	قرآنی آیات کی روشنی میں حفاظتِ قرآن سے متعلق وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حفاظتِ قرآن سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ / مفہوم تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	مجموعی طور پر طلبہ نے سوال نمبر 1 کا حصہ 'ب'، جو کہ قرآن کی حفاظت سے متعلق تھا اور اس سے متعلق دو آیات کے تراجم / مفاہیم لکھنے تھے طلبہ نے حفاظتِ قرآن سے متعلق بہترین انداز میں جوابات دیتے ہوئے قرآنِ مجید کی روشنی میں حفاظتِ قرآن کی مزید صورتوں کو بیان کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے حفاظتِ قرآن سے متعلق تراجم یا مفاہیم لکھے، مثلاً: 'اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل کیا اور وہ ہی اس کی حفاظت کرنے والا ہے' (الحجر:۹)۔ 'بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے' (القیامہ:۱۷)۔ 'جس کے پاس باطل بھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے' (سورۃ فصلت:۴۲)۔
بہتر جواب کا عکس	اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت بہت اچھے انداز میں کی ہے کہ کوئی بھی تبدیلی نہیں آئی اس میں۔ ① " انّ نحن نزلنا ذکرو ان لاہ لاحافظون " ترجمہ۔ " میں نے ہی اس نصیحت کو اتارا ہے اور میں ہی اس کی ~~حفاظت~~ حفاظت کرنے والا ہوں۔ " ② " ان علینا جمعہ وقرانہ " ۔ ترجمہ: " ہم پر فرض ہے اسکا (قرآن) کا جمع کرنا اور پڑھنا۔ "
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کے جواب میں قرآن کی حفاظت سے متعلق قرآنی آیات کو پیش نہیں کر سکے، یہاں تک کہ مفہوم بھی نہیں۔

ناقص جواب کا عکس	
	اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت اس طرح سے کی ہے کہ انھوں نے ہر دور میں ایک رسول بھیجا جو لوگوں کو ہدایت دیتا۔ اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبطی سے پکڑ ہے جس کی وجہ سے کوئی انسان غلط راستہ پر نہیں جاتا

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی/ تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع/ مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ/ خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب بھی حفاظتِ قرآن سے متعلق پڑھائیں تو سب سے پہلے قرآنِ مجید کی روشنی میں واضح کریں اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری کس طرح لی ہے۔

سوال نمبر ۲	
سوال ۲(الف)	عہدِ رسالت میں ’تدوینِ حدیث‘ کو کوئی دو نِکات میں واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.1.4
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	تدوینِ حدیث کی تینوں ادوار کی خصوصیات کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	عہدِ رسالت میں تدوینِ حدیث سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔(دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 2 کا حصہ ’الف‘ جو کہ عہدِ رسالت میں حدیث کی جمع و تدوین سے متعلق تھا، مجموعی طور پر طلبہ بہتر جواب نہیں لکھ سکے۔ طلبہ نے عہدِ رسالت میں تدوینِ حدیث پر جو کام ہوا اس سے متعلق زیادہ نہیں لکھا۔ تاہم! طلبہ کی قلیل تعداد نے بہترین انداز میں تدوینِ حدیث کا احاطہ کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے لکھا کہ ’عہدِ رسالت میں ابتدا میں رسول اللہ ﷺ نے حدیث لکھنے سے منع فرمایا تھا، بعد میں اس کی اجازت دے دی‘، ’عہدِ رسالت میں سب سے بڑا ذریعہ حفظ کرنا تھا‘، ’بعض صحابہؓ نے اپنا ذاتی مجموعہ مرتب کیا ہوا تھا‘، جیسے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	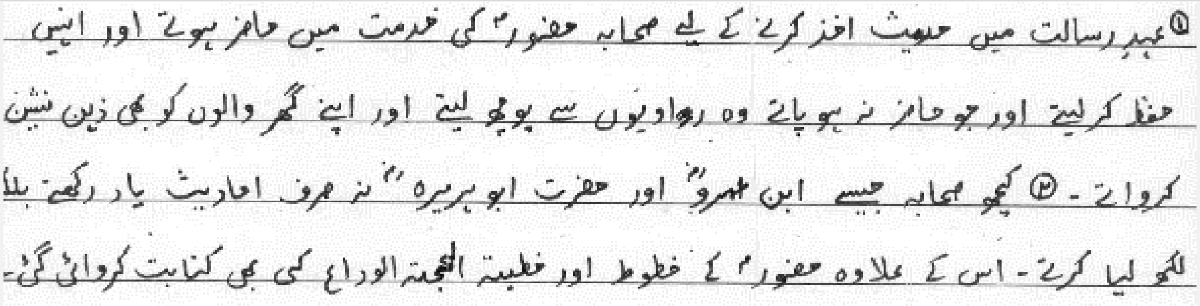 ① عہدِ رسالت میں حدیث اخذ کرنے کے لیے صحابہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور انہیں حفظ کر لیتے اور جو حاضر نہ ہو پاتے وہ راویوں سے پوچھ لیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی ذہن نشین کرواتے۔ ② کچھ صحابہ جیسے ابن عمروؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نہ صرف احادیث یاد رکھتے بلکہ لکھ لیا کرتے۔ اس کے علاوہ حضورؐ کے خطوط اور خطبۃ الحجۃ الوداع کی بھی کتابت کروائی گئی۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس سوال کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکی۔ سوال اصل میں عہدِ رسالت میں تدوینِ حدیث سے متعلق پوچھا گیا تھا۔ طلبہ اصطلاح ’تدوینِ حدیث‘ کو ہی نہیں سمجھ سکے۔ بعض طلبہ نے تدوینِ قرآنِ مجید سے متعلق مختلف جوابات دیے۔ بعض نے حضور ﷺ کی زندگی کے بارے میں بیان کیا، بعض نے حقوق بیان کر دیے وغیرہ۔

ناقص جواب کا عکس	
	• تدوینِ حدیث میں حضورؐ ~~اللہ تعالیٰ کے~~ نے لوگوں کو صحیح راہ پر چلنے کا حکم دیتے اور قرآن کے احکامات پر خود اُن کو ~~عمل~~ عمل کرکے ~~دکھاتے~~ دیکھتے تھے۔ • تدوینِ حدیث میں لوگوں کو چھوٹے، بڑے اور بزرگ وغیرہ کے ~~[illegible]~~ حقوق سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تاکہ لوگ دوسروں کی عزت کریں اور اسلام کی

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب بھی تدوین حدیث پڑھائیں تو سب سے پہلے طلبہ کو یہ ضرور بتائیں کہ اصطلاح 'تدوینِ حدیث' سے مراد کیا ہے؟ پھر عہدِ رسالت کے ساتھ تدوین کے مزید دو ادوار بھی بتائیں تاکہ طلبہ کو تدوین حدیث کی مکمل تفصیلات سمجھ آجائیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم(SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word)، کی بھی تفہیم کرائیں، جیسے کہ اگر حاصلِ تعلم میں 'اطلاق' لکھا ہے تو طلبہ کو اطلاقات ہی سمجھائیں تاکہ طلبہ 'تفہیم' اور 'اطلاق' کے فرق کو سمجھ سکیں۔

سوال نمبر ۲

سوال ۲(ب)	اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (حدیث: 05) دی گئی حدیث پر عمل کی صورت میں معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوں گے ؟ کوئی دو نِکات بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.2.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	انفرادی اور اجتماعی زندگیوں پر ان احادیث کی تعلیمات کی مثالیں دے سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	معاشرے پر اثر سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 2 کا حصہ 'ب' حدیث نمبر 5 کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ مجموعی طور پر طلبہ نے حدیث کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے حدیث کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کا بہتر انداز میں جواب دیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے حدیث پر عمل کے نتیجے میں معاشرے پر پڑنے والے اثرات سے متعلق لکھا کہ معاشرے میں بھائی چارگی کو فروغ ملے گا، غیبت، جھوٹ، قتل، دہشت گردی، فساد جیسی برائیوں سے معاشرہ محفوظ رہے گا، ایک دوسرے کے لیے محبت و الفت قائم ہو گی، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	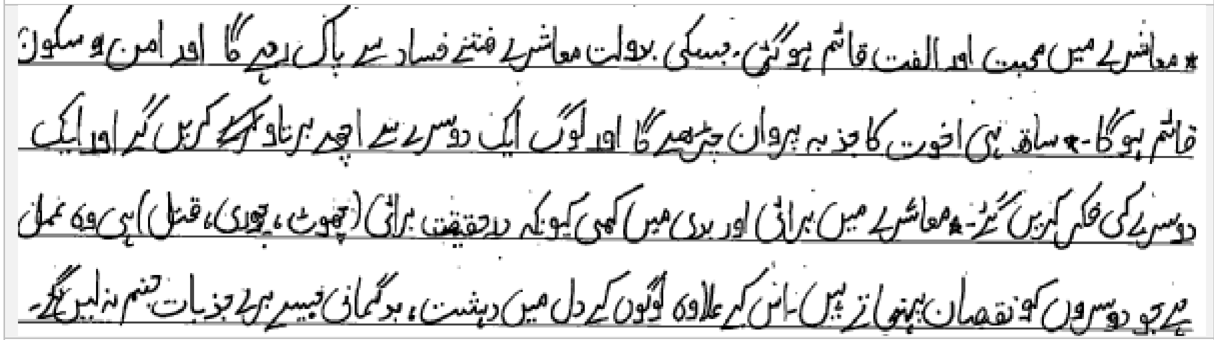 * معاشرے میں محبت اور الفت قائم ہو گی۔ جسکی بدولت معاشرے فتنے فساد سے پاک رہے گا اور امن و سکون قائم ہوگا۔ * ساتھ ہی اخوت کا جذبہ پروان چڑھے گا اور لوگ ایک دوسرے سے اچھے برتاؤ کریں گے اور ایک دوسرے کی فکر کریں گے۔ * معاشرے میں برائی اور بدی میں کمی کیونکہ درحقیقت برائی (جھوٹ، چوری، قتل) ہی وہ عمل ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کے دل میں دہشت، بدگمانی جیسے برے جذبات جنم نہ لیں گے۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایک انتہائی قلیل تعداد حدیث کو سمجھ ہی نہیں سکی۔ طلبہ نے اس طرح کے جوابات دیے جو حدیث کے موافق تھے ہی نہیں، جیسے بعض نے لکھا کہ 'حدیث پر عمل کرنا چاہیے'، 'حدیث ہمارے لیے بہت اہم ہے'، 'حدیث مسلمان معاشرے پر اچھا اور گہرا اثر ڈالتی ہے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	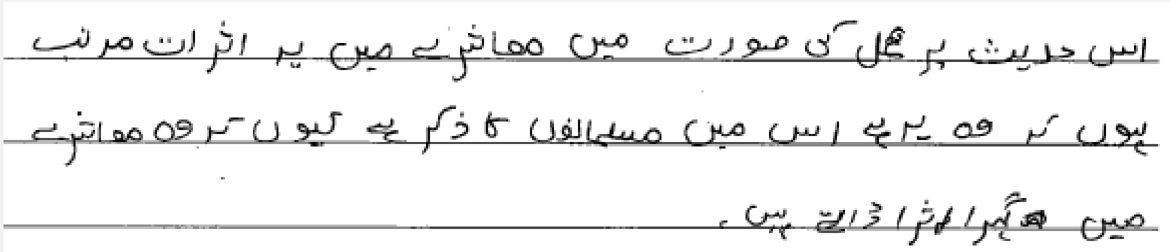 اس حدیث پر عمل کی صورت میں معاشرے میں یہ اثرات مرتب ہوں گے وہ یہ ہے اس میں مسلمانوں کا ذکر ہے کیوں کہ وہ معاشرے میں گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب حدیث کی تفہیم کروائیں تو اس کے اطلاقات پر بھی بات کریں، جیسے کہ بحث و مباحثہ میں کوئی بد زبانی کرتا ہے تو جواب میں ہمارا رویہ بالکل الٹ ہونا چاہیے یعنی کہ خاموش ہو جائیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۳	
سوال ۳(الف)	حج کو تمام عبادات کا نچوڑ کیوں کہا جاتا ہے؟ کوئی **تین** نکات بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	3.9.3
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	'حج' جامع العبادات ہے، دلائل دے سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حج ایک جامعیت سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (تین درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 3 کا حصہ 'الف "حج کو بہ طورِ جامع العبادت' کے طور پر پوچھا گیا تھا۔ مجموعی طور پر طلبہ نے بہترین انداز میں جوابات تحریر کرتے ہوئے حج سے متعلق ایک ایک نکتے کو تفصیل سے بیان کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے حج کو تمام عبادات سے جوڑا جیسے کہ 'مسلمان ایک ساتھ یک جہتی کے ساتھ اکٹھے کھڑے ہو کر خالص اللہ کے لیے یک سو ہوتے ہیں'، 'اس عبادت میں میں نماز کی جھلک ہے جسمانی مشقت اور جدوجہد میں جہاد نظر آتا ہے'، 'مال خرچ کرنے میں زکوٰۃ کی جھلک، پھر قربانی کا ذکر' وغیرہ وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	حج کو تمام عبادات کا نچوڑ اسی لیئے کہا جاتا ہے کیوں کہ حج تمام عبادات کا مجموعہ ہے مثلاً :- حج میں سب مسلمان شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں اور کسی رنگ و نسل کو نہیں دیکھتے جس سے ہمیں نماز کی جھلک نظر آتی ہے۔ حج ایک جسمانی عبادت ہے اور نماز بھی ایک جسمانی عبادت ہے۔ حج میں آپ کا مال بھی اللہ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے جس سے آپ کو اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اسی لیئے حج میں زکوٰۃ کی بھی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ حاجی قربانی کرتا ہے اور صبر و شکر کرتا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات کو قابو کرتا ہے اسی لیئے حج میں روزہ "صوم" کا بھی اثر پایا جاتا ہے اسی لیئے حج تمام عبادات کا نچوڑ ہے
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی انتہائی قلیل تعداد، حج کو تمام عبادتوں کا نچوڑ سمجھنے سے قاصر رہی۔ طلبہ نے نماز روزہ کی ادائیگی کے ہی تناظر میں جواب دیے، جیسے کہ تمام گناہوں کی معافی، دلی سکون اور دنیاوی پریشانی سے نجات وغیرہ وغیرہ۔

ناقص جواب کا عکس	
	• جب ہم حج پر جاتے ہیں تو ہم بالکل گناہوں سے پاک ہو کر آتے ہیں • اللہ تعالیٰ ہماری جتنی بھی غلطیاں ہیں سب کو معاف کر دیتا ہے • جب ہم اپنے خالق کے در پر جاتے ہیں تو ہمیں وہاں الگ ہی ذہنی سکون ملتا ہے اور دنیا کی تمام پریشانیوں سے نکل جاتے ہیں۔ • جب ہم اپنے خالق کے پاس جاتے ہیں تو اپنی ساری دعائیں اُسی سے مانگتے ہیں اور لوگ حج سے آنے کے بعد لوگ تقویٰ اختیار کر لیتے ہیں۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلہ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب 'حج' کا موضوع پڑھائیں تو حج کی تمام تفصیلات اپنے پیشِ نظر رکھیں، جیسے کہ 'حج کے لغوی معنی و مفہوم'، 'تاریخ'، 'مقامات'، 'ارکان' اور 'تمام عبادات کا نچوڑ' وغیرہ۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word)، کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۳

سوال ۳(ب)	نظامِ کائنات وجودِ باری تعالیٰ کو کس طرح ثابت کرتا ہے؟ کوئی دو مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	3.1.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے سے وجودِ باری تعالیٰ کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	نظامِ کائنات سے متعلق ایک دلیل پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 3 کا حصہ 'ب' وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ مجموعی طور پر طلبہ نے نہایت ہی عمدگی کے ساتھ وجودِ باری تعالیٰ کے بہترین دلائل دیے۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل دیتے ہوئے لکھا کہ 'رات اور دن کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا'، 'چاند اور سورج میں کسی تبدیلی کا نہ ہونا'، 'سات آسمان کا بغیر برج کے ہونا'، 'موسموں کا اپنے مقررہ اوقات پر تبدیل ہونا' وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	سورج اور چاند کا اپنے اپنے وقت سے نکلنا اور جانا اس طرح کے وہ آپس میں ملیں نہیں۔ موسموں کا اپنے مقررہ اوقات پر تبدیل ہونا اور اُن میں اُن کے مخصوص کیے ہوئے پھول، پودوں اور پھلوں کا آنا یہ سب چیزیں اللہ کی موجودگی کو ثابت کرتا ہے کہ کوئی ہے جو دنیا کے نظام کو تبدیل کر رہا ہے
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ طلبہ وجودِ باری تعالیٰ کو ثابت ہی نہیں کر سکے، جیسے کہ بعض طلبہ نے لکھا کہ 'اللہ ہر شے پر قادر ہے'، 'وہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے'، 'کائنات کی ہر چیز اللہ کی بنائی ہوئی نظر آتی ہے'۔
ناقص جواب کا عکس	(1) سب سے پہلے تو کائنات میں اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز نظر آتی ہے جو ثابت کر دیتا ہے۔ (2) ہر چیز جو اپنے آپ کو مخلوقات سمجھ لیتی ہے وہ پھر باری تعالیٰ کو ثابت کر دیتی ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی/تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words)کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع/مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ/خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب وجودِ باری تعالیٰ پڑھائیں، تو طلبہ سے وجودِ خداوندی کے عقلی دلائل پوچھیں تاکہ بحث و مباحثہ کے ذریعے طلبہ اللہ کے وجود کو علمی طور پر سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word)، کی بھی تفہیم کرائیں۔

مفصل جوابی سوالات (ERQs) میں حصہ 'الف' اور 'ب' میں سے کوئی ایک درکار ہے۔

سوال نمبر ۴	
سوال ۴ (الف)	درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے: i۔ پاکستان میں نظامِ زکوٰۃ سے متعلق قانون (پالیسی) کو کوئی **تین** نکات میں بیان کیجیے۔ ii۔ پاکستان میں رائج نظامِ زکوٰۃ کے مثبت اثرات کو کوئی **تین** نکات میں بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	3.8.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ہمارے ملک میں رائج نظامِ زکوٰۃ اور اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• زکوٰۃ سے متعلق ایک پالیسی لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (تین درکار ہیں)۔ • نظامِ زکوٰۃ سے متعلق ایک اثر لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (تین درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 4 کا حصہ 'الف' پاکستان میں زکوٰۃ کے نظام اور اس کے مثبت اثرات، کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ اس سوال کے دو اجزا تھے، پہلا زکوٰۃ کی پالیسی سے متعلق اور دوسرا زکوٰۃ کے مثبت اثرات سے متعلق تھا۔ طلبہ پہلے جزو کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے۔ تاہم! بعض طلبہ نے بہتر جوابات دیے۔ جب کہ دوسرا جزو جو کہ 'مثبت اثرات' سے متعلق تھا، طلبہ نے بہت عمدہ نِکات لکھے۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے پہلے 'جزو' کے بارے میں لکھا کہ 'زکوٰۃ جمع کرنے کی ذمہ داری حکومت کی ہے'، 'پاکستان میں زکوٰۃ کی پالیسی سن ۱۹۸۰ء کے بعد وضع کی گئی'، 'زکوٰۃ کی وصولی میں نہایت نرم پالیسی رکھی گئی'، 'زکوٰۃ کی وصولی کی ذمہ داری مقامی کمیٹیوں پر ہوگی'، 'اسی طرح طلبہ نے زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے اور بیت المال کے بارے میں تفصیلات بیان کیں'، 'ساتھ ہی دیگر محکموں کا بھی ذکر کیا گیا'، 'زکوٰۃ کے مثبت اثرات کے بارے میں طلبہ نے لکھا کہ دولت کی گردش کا خاتمہ ہوتا ہے'، 'غربت میں کمی واقع ہوتی ہے' اور 'چوری اور دیگر جرائم سے نجات اور معاشرے میں مساوات قائم ہوگی' وغیرہ وغیرہ۔

بہتر جواب کا عکس	(الف) جب ہم پاکستان میں نظام زکوٰۃ سے متعلق قانون یا پالیسی کو دیکھتے تو. ہمارے ملک میں اس کے لیے ایک خاص نظام ہے۔ حکومت نے ایک ادارہ بنایا ہے جس کو پاکستان بیت المال کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس میں زکوٰۃ کی وصولی ہوتی ہے۔ اس میں احکام بالا زکوٰۃ جمع کر کے اسلامی قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کو تقسیم کرتی۔ یہ ملک میں ادارہ جات جو فلاح کا کام کرتی ہیں ان میں بھی تقسیم کرتی ہے مثلاً، ایدھی فاؤنڈیشن چھیپا وغیرہ شامل ہے۔ اگر ہم اس کے مثبت اثرات کی طرف نظر دوڑائے تو بہت ہیں ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔ i- زکوٰۃ کا مال غربا اور مساکین پر خرچ کیا جاتا ہے جس سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق بڑھتا ہے اور امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔ معاشرے میں غریب اور امیر میں توازن پیدا ہوتی ہے۔ نہ غریب، غریب تر ہو جاتا ہے اور نہ امیر امیر تر ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک دوسرے کے لیے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ دہشت گردی، چوری، لوٹ مار جیسے جرائم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس سوال کے 'پہلے جُزو' کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکی۔ بعض نے لکھا کہ 'زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل پر فرض ہے'، جب کہ بعض نے لکھا کہ 'قرآنِ مجید میں اس کی بہت اہمیت بیان ہوئی ہے'۔ بعض نے پہلے 'جُزو' کو لکھا ہی نہیں۔ جب کہ دوسرے 'جُزو' سے متعلق بعض طلبہ کے جوابات ملے جلے رہے۔
ناقص جواب کا عکس	1) زکوٰۃ دینے سے مال میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ 2) زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جائیں۔ جو لوگ بہت غریب ہیں۔ لیکن پاکستان میں آج کل کے لوگوں نے اپنا برنس بنا لیا ہے۔ 3) پاکستان میں لوگ زکوٰۃ بھی ان لوگوں دیتے ہیں جن کو ضرورت نہیں ہوتی اور وہ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں جن کو زکوٰۃ کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب 'زکوٰۃ' کا موضوع پڑھائیں، تو 'زکوٰۃ' کے لغوی و اصطلاحی معنی، تاریخ، اہمیت، نصاب، مصارف، اثرات، پاکستان میں نظامِ پالیسی سمیت تمام چیزوں کو واضح کریں۔ تاکہ طلبہ کو زکوٰۃ سے متعلق تمام عناصر کو سمجھ سکیں اور اس کے اطلاقات بھی سمجھ سکیں۔

	سوال نمبر ۴
سوال ۴(ب)	حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا پر فضیلت دی ہے؟ کوئی **چھ** نکات میں واضح کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	3.2.5
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کے عالم گیر ہونے پر دلائل دے سکیں۔
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	رسالتِ محمدی ﷺ کی ایک خصوصیت کی وضاحت پر ایک نمبر دیا جائے (چھ درکار ہیں)۔ (**نوٹ:** بغیر وضاحت کے تین خصوصیات لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے)
مجموعی کارکردگی	سوال نمبر 4 کا حصہ 'ب' حضور ﷺ کی رسالت کی خصوصیات سے متعلق تھا۔ مجموعی طور پر طلبہ نے بہترین انداز میں جوابات دیتے ہوئے حضور ﷺ کی رسالت کی تمام خصوصیات کا بہترین طریقے سے احاطہ کیا۔

بہتر جواب کی صورتیں	مجموعی طور پر طلبہ نے بہترین انداز میں رسالتِ محمدی کی خصوصیات کا احاطہ کرتے ہوئے لکھا کہ 'پچھلے انبیا کے برعکس، حضور تمام جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے'، 'آپ کو دی گئی کتاب (قرآنِ مجید) کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے'، 'آپ کے لیے زمین کو پاکیزہ بنادیا گیا'، 'سنتِ نبوی کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے لی ہے'، 'آپ شافعِ محشر ہیں'، 'آپ کو معراج ہوئی اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی'۔ تاہم! مذکورہ سوال کے حوالے سے ایک چیز جو کہ دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ کچھ طلبہ سوال کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکے، بلکہ سوال کے پہلے جُزو کو حضور ﷺ بہ طورِ 'رحمۃ للعالمین' کے حوالے سے لکھا کہ 'حضور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں'، 'وہ عفوو درگزر کرتے تھے'، 'وہ انصاف پسند تھے' وغیرہ وغیرہ۔ جب کہ سوال 'تمام انبیا پر فضیلت' سے متعلق تھا۔
بہتر جواب کا عکس	ب) حضورؐ کو دونوں جہانوں کا سردار کہا جاتا ہے و ان کو دونوں جہانوں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اُن کو یک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر فضیلت حاصل ہے - یہ اس لیئے کیونکہ: (1) حضورؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اُن کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا و اللہ نے اپنا دین اُن پر مکمل کر دیا - (2) حضورؐ کی شریعت نے پچھلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا تھا و اور یہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیئے رہنمائی کا ذریعہ ہے - (3) حضورؐ کی تعلیمات جو اُن اُنہوں اپنے بندوں تک پہنچائی اور عملی طریقہ بھی سکھایا وہ تعلیمات پچھلے انبیاء کرام کی طرح کسی ایک خاص قوم کے لیئے نہیں تھی اور نہ ہی اُن میں صرف چند چیزوں کی کے احکامات تھے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے احکامات موجود کیونکہ وہ پوری انسانیت کے لیئے تھے تھے ۔ (4) حضورؐ پر اللہ کی آخری کتاب قرآن نازل ہوئی تھی جو کہ ماہِ رمضان کو شبِ قدر کی رات جو کہ ہزار راتوں سے بہتر ہے اُس دن نازل ہوئی - اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے اور آج ہم دیکھیں تو کئی سال گزرنے کے باوجود بھی قرآنِ مجید ابھی اپنی اصل اور درست حالت میں موجود ہے و اس میں کوئی بھی ردو بدل نہیں ہوئی ہے - (5) اس کے ساتھ اللہ نے سنتِ رسولؐ کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے اور اس کی حفاظت کا خاص انتظام کیا ہے کہ ہر صرف کر دیتے ہیں - (6) حضورؐ اللہ کے آخری نبی ہیں و حضورؐ کو ساقیِ کوثر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ قیامت کے روز حضورؐ اپنی امت کی مغفرت / بخشش فرمائیں گے اور حوضِ کوثر سے اپنی پیاسی امت کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلائیں گے - ان سب خصوصیات کی وجہ سے حضورؐ کو باقی انبیاء پر فضیلت حاصل ہے - حضور ہر جاندار پر اور جانوروں پر بھی بہت رحم کرتے تھے -
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد نے رسالتِ محمدی کی خصوصیات کو سمجھنے کے بہ جائے اللہ کے رسول ﷺ کی صفات بیان کر دیں، جیسے کہ 'سچی بات کرنا'، 'ہر ایک کی مدد کرنا'، 'حقوقِ انسانی کی ادئیگی پر زور دینا' وغیرہ وغیرہ۔

	ناقص جواب کا عکس
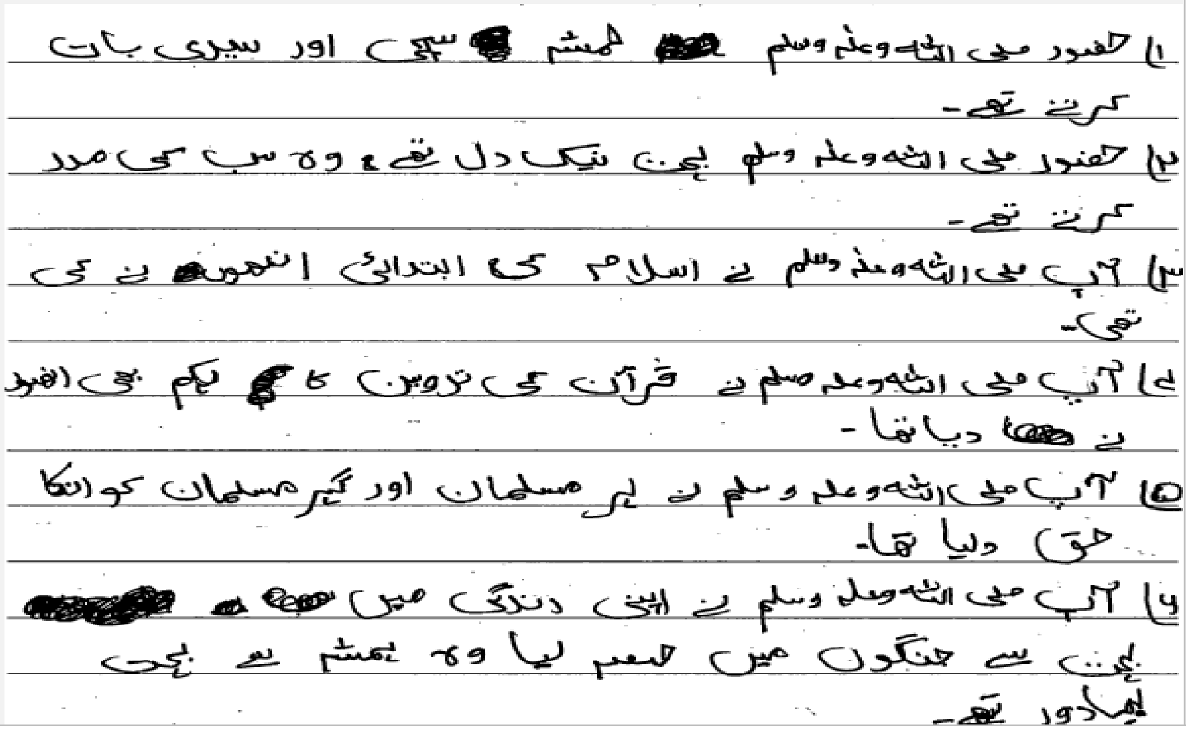 ۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچی اور سیدھی بات کرتے تھے۔ ۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے نیک دل تھے وہ سب کی مدد کرتے تھے۔ ۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی ابتدائی انھوں نے کی تھی۔ ۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تدوین کا حکم بھی انھوں نے دیا تھا۔ ۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان اور غیر مسلمان کو انکا حق دلیا تھا۔ ۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں بچپن سے جنگوں میں حصہ لیا وہ ہمیشہ سے بچی بہادر تھے۔	

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے
• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔

اضافی تجویز: اساتذہ جب رسالتِ محمدی کی خصوصیات پڑھائیں تو انبیا کی 'مشترکہ خصوصیات' اور 'رسالتِ محمدی کی خصوصیات' کے فرق کو واضح کریں، جیسے کہ تمام انبیا 'معصوم' ہوتے ہیں یہ مشترک خصوصیت ہے۔ ہر نبی 'مخصوص' علاقے کے لیے بھیجے گئے، لیکن رسول اللہ ﷺ 'تمام عالمین' کے لیے بھیجے گئے۔ اس فرق کو 'چارٹ' کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کر دیا جائے تاکہ طلبہ اس فرق کو سمجھ سکیں۔

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Annex A: Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقہ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقہ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب(literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں(captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل(imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول(وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقہ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کر کے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری(urbanisation)اور مزدوروں(labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقہ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے ، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں ۔ اس طریقہ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کر کے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت(human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقہ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ (Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ (Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور باںڈورا (Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موئثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کرکے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار پُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

اے کے یو ای بی ڈیجیٹل لرننگ سلوشن پاورڈ بائی نالج پلیٹ فارم

(AKU-EB Digital Learning Solution Powered by Knowledge Platform)

وضاحت:

یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو مختلف اور جامع موضوعات سے متعلق ویڈیوز، گیمز اور دیگر مواد فراہم کرتا ہے جنھیں مضمون کی سمجھ اور فہم بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک دیکھیے:

https://akueb.knowledgeplatform.com/login

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظرناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اسلامیات HSSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم ڈاکٹر محمد زوہیب، ماہرِ مضمون اسلامیات (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ عنبرین رفعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- فرحان خان، اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیویلپمینٹ AKU-EB
- رابعہ نثار، اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ AKU-EB
- ڈاکٹر سمیرا انجم، لیڈ اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیویلپمینٹ AKU-EB
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- زین الملک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیولپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ ہیرانی، منیجر، کریکولم ڈیولپمنٹ، AKU-EB
- علی اسلم بجانی، منیجر، ٹیچر سپورٹ، AKU-EB
- ڈاکٹر شہزاد جیوا، سی ای او، AKU-EB